علماء دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کیا فرماتے ہیں؟

۱) علماء کرام سے سنا ہے اور معتبر کتابوں میں نظر سے گزرا ہے کہ ناخن کاٹنے کا کوئی خاص طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں لیکن جب حضرت عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحی صاحب کی کتاب "اسوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم" کا مطالعہ کیا تو اس میں یہ عبارت موجود ہے۔

ہاتھ کے ناخن کاٹنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ترتیب ذیل ملحوظ فرماتے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی۔ بیچ کی انگلی۔ الخ پاؤں کے ناخن کاٹنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حسب ذیل ترتیب کو ملحوظ رکھتے، سیدھے پاؤں چھنگلیاں سے شروع کرتے اور بائیں ترتیب انگوٹھے تک ختم کرتے۔ الخ صفحہ ۱۰۶ صحیح قول تحریر فرمادیں؟

۲) غیر مدخول بہا کو اگر طلاق ہو جائے تو عدت واجب نہیں لیکن اگر اس کا شوہر فوت ہو جائے تو عدت واجب ہوتی ہے وجہ فرق کی فقہاء نے جو لکھی ہو وہ تحریر فرمادیں۔

۳) سرمہ لگانے کا طریقہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تو تحریر فرمادیں۔

۴) سر میں اور داڑھی میں تیل لگانے کا طریقہ اگر ثابت ہے تو تحریر فرمادیں۔

۵) زید حیدرآباد سے لاہور جانے کا ارادہ رکھتا ہے اور لاہور میں ۲۰ دن قیام کا ارادہ ہے حیدرآباد سے لاہور پہنچنے تک زید قصر کرے گا یا پوری نماز پڑھے گا مجموعی صریح فقہی جزئیہ ہو تو مطلع فرمائیں

بینوا توجروا

والسلام

ابوزبیرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ ہاتھوں اور پاؤں کے ناخن تراشنے کی یہ ترتیب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ارشاد یا عمل سے تو صراحۃً ثابت نہیں، لہٰذا اسے مسنون سمجھنا یا سنت کے طور پر اسے بیان کرنا درست نہیں۔

البتہ امام غزالی، علامہ نووی، حافظ ابن حجر اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہم نے ذکر کیا ہے کہ چونکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر اچھے کام میں دائیں طرف سے ابتداء کرنے کو پسند فرماتے تھے اس لئے ابتداء دائیں طرف سے کرنی چاہئے۔
(حاشیہ اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم از مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب قدس سرہٗ)

بذل المجہود (۱/۳۳) :

قوله وقص الاظفار ای تقليمها وتحصل سنيتها بای كيفية كانت واولاها ان يبدأ بمسبحة اليمنى ثم الوسطى ثم البنصر ثم الخنصر ثم الابهام ثم خنصر اليد اليسرى ثم بنصرها ثم وسطها ثم مسبحتها ثم ابهامها وفی الرجلين بخنصر اليمنى ويختم بخنصر اليسرى

وفی الشامی: قال فی الهداية عن الغرائب فينبغی الابتداء باليد اليمنى والانتهاء بها فيبدأ بسبابتها ويختم بابهامها وفی الرجل بخنصر اليمنى ويختم بخنصر اليسرى انتهى ونقله القهستانی عن المسعودية وقال فی الدر المختار وفی المواهب قال الحافظ ابن حجر رحمه الله: انه يستحب كيفما احتاج اليه ولم يثبت فی كيفية شیء ولا فی تعيين يوم له عن النبی صلى الله عليه وسلم الا انه لا يترك اكثر من اربعين يوماً وما يعزى من النظم فی ذالك

للامام علي قال شيخنا أنه باطل، وكذا قال السيوطي قد أنكر الامام ابن دقيق العيد جميع هذه الابيات وقال: لا تعتبر هيئة مخصوصة و هذا لا اصل له في الشريعة ولا يجوز اعتقاد استحبابه لان الاستحباب حكم شرعي لا بد له من دليل".

نيل الاوطار (١/٢٩٢):

"قوله (تقليم الاظفار) قال النووي رحمه الله: ويستحب أن يبدأ باليدين قبل الرجلين فيبدأ بمسبحة يده اليمنى ثم الوسطى ثم البنصر الخ".

وفي الحاشية: "قال الحافظ في الفتح (١٠/٣٥٨): وقد أنكر ابن دقيق العيد الهيئة التي ذكرها الغزالي ومن تبعه وقال كل ذالك لا اصل له، واحداث استحباب لا دليل عليه، وهو قبيح عندي بالعالم ولو تخيل متخيل ان البداءة بمسبحة اليمنى من أجل شرفها فبقية الهيئة لا يتخيل فيه ذالك".

"نعم البداءة بيمنى اليدين و يمنى الرجلين له اصل، وهو كان يعجبه التيامن الخ".

كشاف القناع (١/١٢٥):

"قال ابن دقيق العيد رحمه الله: وما اشتهر من قصها على وجه مخصوص لا أصل له في الشريعة ثم ذكر الأبيات المشهورة وقال: هذا لا يجوز اعتقاد استحبابه لأن الاستحباب حكم شرعي لا بد له من دليل".

فتح الباری (۱۰، ۴۲۳):

"فالاولی ان تقدم الیمنی بکمالھا علی الیسری."

۲۔ مطلقہ غیر مدخول بہا پر عدت واجب نہیں کیونکہ طلاق کی وجہ سے وہ بائنہ ہوجاتی ہے اور نکاح بالکلیہ ٹوٹ کر ختم ہوجاتا ہے البتہ غیر مدخول بہا متوفی عنہا زوجہا پر عدت واجب ہوتی ہے کیونکہ عدت نکاح کے حقوق میں سے ہے اور شوہر کی وفات کی وجہ سے یہ نکاح مکمل ہوجاتا ہے اب نکاح کے مکمل ہوجانے کے بعد اس نکاح کے حق کے طور پر یہ عدت لازم ہوتی ہے۔

بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع (۳، ۳۰۴):

"و أما الذی یجب أصلاً بنفسہ فھو عدۃ الوفاۃ و سبب وجوبھا الوفاۃ قال اللہ تعالی: (والذین یتوفون منکم ویذرون أزواجاً یتربصن بأنفسھن أربعۃ أشھر وعشراً) وإنما تجب لإظھار الحزن لفوت نعمۃ النکاح اذ النکاح کان نعمۃ عظیمۃ فی حقھا...... فوجبت علیھا العدۃ إظھاراً للحزن لفوت النعمۃ وتعریفاً لقدرھا...... سواء کانت مدخولاً بھا أو غیر مدخول بھا ...... لعموم قولہ عز وجل."

المبسوط للسرخسی (۵، ۳۴، ۳۵):

"فأما عدۃ الوفاۃ فإنھا لا تجب إلا عن نکاح صحیح، ویستوی فیہ الدخول بھا، وغیر المدخول بھا، .... وقولہ: (ویذرون أزواجاً) بیان أنھا لا تجب إلا بنکاح صحیح، لأن اسم الزوجیۃ مطلقاً لا یکون إلا بعد صحۃ النکاح، ویستوی فی ھذا الاسم المدخول بھا، و غیر المدخول بھا، وھذا لأن العدۃ محض حق النکاح، لأن

النكاح بالموت ينتهى، فانّه يعقد للعمر، ومضىّ مدّة

العمر ينهيه، فتجب العدّة حقاً من حقوقه"

۳ـــــــ سرمہ لگانے کے درج ذیل چار طریقے روایات سے ثابت ہیں:

(۱) پہلے تین مرتبہ یکے بعد دیگرے دائیں آنکھ میں پھر اسی طرح تین مرتبہ بائیں آنکھ میں سرمہ لگایا جائے۔

(۲) پہلے دو مرتبہ دائیں آنکھ میں پھر دو مرتبہ بائیں آنکھ میں اور پھر ایک مرتبہ (سلائی لے کر) دونوں آنکھوں میں لگائی جائے۔

(۳) پہلے تین مرتبہ دائیں آنکھ میں پھر دو مرتبہ بائیں آنکھ میں سرمہ لگایا جائے۔

(۴) ایک مرتبہ (سلائی لے کر) دائیں آنکھ میں پھر دوسری مرتبہ بائیں آنکھ میں پھر تیسری مرتبہ دائیں آنکھ میں، چوتھی مرتبہ بائیں آنکھ اور پانچویں مرتبہ دائیں آنکھ میں سرمہ لگایا جائے۔

شمائل الترمذی (۱۲۸):

"عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنه قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يكتحل قبل أن ينام بالاثمد ثلاثاً في كلّ عين وقال يزيد بن هارون في حديثه أنّ النبيّ صلى الله عليه وسلم كانت له مكحلة يكتحل منها عند النوم ثلاثاً في كلّ عين."
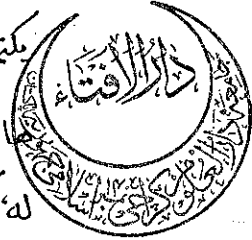
جمع الوسائل في شرح الشمائل (۱۲۷):

"وقد ثبت أنّه صلى الله عليه وسلم قال: من اكتحل فليوتر رواه ابوداؤد وفي الايتار قولان: احدهما ان يكتحل في كلّ عين ثلاثاً كما في احاديث الباب ليكون في كل عين يتحقق الايتار، والثاني: ان يكتحل فيهما خمسة، ثلاثة في اليمنى واثنين في

اليسرى على ما روى فى شرح السنة وعلى هذا ينبغى ان يكون الابتداء
والانتهاء باليمين تفضيلاً لها على اليسار الخ"

المرقاة شرح المشكاة (٢/ ٦٨) :

"(عن ابى هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :
من اكتحل فليوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج الخ)
وفى شرحه : (فليوتر) اى ثلاثاً متوالية فى كل عين، وقيل :
ثلاثاً فى اليمنى واثنين فى اليسرى ليكون المجموع وتراً والتثليث
علم من فعله عليه الصلوٰة والسلام وما لا فالوتر صادق على

شرح المناوى على هامش الجمع (١/ ١٢٧) :
(عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم
كانت له مكحلة يكتحل منها كل ليلة ثلاثة) متوالية (فى هذه) اى
اليمنى (وثلاثة) كذلك (فى هذه) اي اليسرى ...... ثم اعلم
ان فى هذه الرواية كلمية تنافى الاكتحال اثنين ولو فى اليسرى فيخالفه
ما رواه الطبرانى فى الكبير عن ابن عمرو رضي الله تعالى عنه كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكتحل يجعل فى اليمنى ثلاثة
مراود والاخرى مرودين يجعل ذلك وتراً وما رواه ابن عدى
فى الكامل عن انس رضي الله تعالى عنه ان المصطفى صلى الله عليه وسلم
كان يكتحل فى اليمنى ثنتين وفى اليسرى بثنتين وواحدة بينهما .
قال ابن سيرين رحمه الله تعالى : هذا الحديث ...... ومن ثم
قيل فى خبر من اكتحل فليوتر فى الايتار قولان : احدهما كون الايتار

فی کل واحدۃ من العینین، الثانی کونہ فی مجموعہما".

قال الحافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ: "والارجح الاول".

بعض روایات میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سر میں تیل لگانے کا قصد فرماتے تو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں تیل رکھتے اور پہلے ابروؤں میں تیل لگاتے پھر آنکھوں پر پھر سر میں تیل لگاتے۔

اسی طرح جب داڑھی مبارک میں تیل لگاتے تو پہلے آنکھوں پر لگاتے پھر داڑھی میں لگاتے، سر میں تیل لگاتے تو سر کے اگلے حصے سے شروع فرماتے (ماخوذ از اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۷۳)

بعض کتب سیرت میں یہ بھی منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی میں تیل لگاتے وقت داڑھی بچہ سے شروع فرماتے مگر اس روایت کو موضوع اور اسکی سند کو ضعیف کہا گیا ہے۔

الشمائل الشریفہ (۱/۵۶):

"کان صلی اللہ علیہ وسلم اذا ادھن صب فی راحتہ الیسری فبدأ بحاجبیہ ثم عینیہ ثم رأسہ" الشیرازی فی الألقاب، عن عائشۃ رضی اللہ عنہا کان اذا ادّھن بالتشدید علی ما افتعل تطلی بالدھن ای اراد ذلک صب فی راحتہ ای فی بطن کفہ الیسری فبدأ بحاجبیہ فدھنہما أولاً ثم عینیہ ثم رأسہ."

سبل الھدی والرشاد (۷/۳۴۷):

وروی ابن ابی شیبۃ والنسائی عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ، قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبدأ بمقدم رأسہ اذا

التیسیر بشرح الجامع الکبیر للمناوی (۲-۲۶۱):

"وفی روایة کان صلی الله علیه وسلم إذا دهن لحیته بدأ بالعینین".

سبل الهدی والرشاد (۷، ۳۴۷):

"روی الطبرانی بسند ضعیف عن عائشة رضی الله تعالی عنها: أن رسول الله صلی الله علیه وسلم کان إذا دهن لحیته بدأ بعنفقته (کذا فی المجمع ۵، ۱۷۰)".

الشمائل الشریفة (۱، ۵۶):

"وفی روایة الطبرانی عن عائشة رضی الله عنها کان إذا دهن لحیته بدأ بالعنفقة" الشیرازی فی کتاب الالقاب عن عائشة رضی الله عنها (کذا فی فیض القدیر: (۵، ۱۱۸)

السلسلة الضعیفة (۷، ۳۲۰):

۳۳۲۰ — "(موضوع)".

"کان إذا دهن لحیته بدأ بالعنفقة".

سلسلة الاحادیث الضعیفة والموضوعة (۷، ۳۲۹):

(کان إذا دهن لحیته بدأ بعنفقته) موضوع. أخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" (۸، ۳۰۶، ۶۲۲۵) حدثنا محمد بن المرزبان قال: حدثنا محمد بن مقاتل الرازی قال: حدثنا عیسی ابن ابراهیم القرشی عن الحکم بن عبد الله بن سعد الأیلی عن الزهری عن سعید ابن المسیب عن عائشة رضی الله عنها

قالت: ..... فذكره. وقال: "لم يروه عن الزهري إلا الحكم

بن عبد الله، تفرّد به عيسى بن ابراهيم".

قلتُ: وهو متروك، كما قال النسائي، وهو ابن طهمان الهاشمي.

قال البخاري والنسائي: "منكر الحديث" وقال ابو حاتم: "متروك

الحديث" وشيخه مثله بل شرّ منه، قال احمد رحمه الله: احاديثه

كلّها موضوعة".

وكذّبه السعدي وابو حاتم وتركه جماعة وقال ابن حبان (١/ ٢٢٨)

"كان ممن يروي الموضوعات عن الاثبات".

"ومحمد بن مقاتل الرازي — وهو غير المروزي — ضعيف،

قال الذهبي في "الميزان": تُكلّم فيه ولم يترك الخ".

٥ — مسئولہ صورت میں زید جب حیدرآباد شہر کی آبادی سے نکل جائے گا تو دوران سفر نماز قصر کرے گا اور لاہور پہنچ کر مکمل نماز پڑھے گا کیونکہ اس کا قیام بیس دن کا ہے۔

شرح بداية المبتدي (١/ ٣٦٢، ٣٦٣):

وإذا فارق المسافر بيوت المصر، صلّى ركعتين؛ لأنّ

الإقامة تتعلّق بدخولها، فيتعلّق السّفر بالخروج عنها،

وفيه الاثر عن عليّ رضي الله تعالى عنه: لو جاوزنا

هذا الخُصّ لقصرنا (رواه ابن ابي شيبة رقم:

(٨١٤٩)، حاشية السنن: (٧/ ٣١١) (٢/ ٢٠٢)

(جاری ہے.....)

ولا یزال علی حکم السفر حتی ینوی الاقامة فی بلدة أو قریة

خمسة عشر یوماً أو أکثر الخ"

وفی حاشیته تحته:

"عن داؤد بن ابی ھند ...... فقلت: وما الخص؟ قال:

بیت من قصب." واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

احمد عظیم

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

۲۷ / جمادی الثانیہ ۱۴۳۳ھ

۰۸ / مئی ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ
۲۸ / ۶ / ۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۲۸ جمادی الثانیہ
۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
۲۸ - ۶ - ۱۴۳۴ھ

دار الافتاء

10079